سورۃ الانفال

آیات ۲۰ - ۲۸

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۚۖ ﴿٢٠﴾
وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢١﴾
اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٢٢﴾
وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَ لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ
يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾
وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ
﴿٢٥﴾ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ
فَاٰوٰىكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾
وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ؑ ﴿٢٨﴾

اس رکوع (آیات ۲۰ تا ۲۸) کا مضمون

- اس سورت کی ابتدا ہی سے مسلمانوں کی تربیت و اصلاح اور تطہیر و تنظیم کا مضمون شروع ہو گیا اور تدریجاً آگے بڑھتا جارہا ہے
- ابتدائی دور کوعوں میں خطاب نبی کریم ﷺ سے رہا یا مسلمانوں سے، روئے سخن تمام مسلمانوں سے متعلق رہا۔ مسلمانوں میں بے خبری یا انسانی کمزوری کے باعث اگر کوئی کمزوری پیدا ہوئی تو اس پر تنبیہ فرمائی۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ ان کے اخلاص اور استقامت کا ثمر یہ دیا کہ مسلسل ان پر عنایات فرمائیں، نصرت و مدد کی
- یہاں مسلمانوں کے ایک کمزور پہلو کا ذکر- ان کی اجتماعیت میں کمزور ایمان والوں اور منافقین کی موجودگی کے حوالے سے ہدایات
- مسلمانوں کو اپنی ان کمزوریوں سے آگاہ ہونے اور انہیں دور کرنے کی ہدایت – انہیں متنبہ کیا گیا کہ کہ اپنے پیش و عقب سے آگاہ رہو، معاشرے کی برائیاں اور بھلائیاں دونوں مشترک ہوتی ہیں۔ اگر کچھ لوگوں نے کوئی فتنہ برپا کرنے کی کوشش کی اور دوسروں نے ان کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش نہ کی تو بالآخر وہ فتنہ نیک و بد سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا
- اللہ و رسول کی اطاعت پر جم جاؤ، ان یہود کی روش سے بچو جو اپنے رسول کے سامنے تو دعوے کرتے کہ ہم نے مانا لیکن وہ مانتے نہیں تھے۔ پیغمبر کی دعوت حقیقی زندگی کی دعوت ہے اس پر دل و جان سے لبیک کہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢١﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا - اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ - تم اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی

وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ - اور نہ رو گردانی کرو ان سے

تَوَلّٰی يَتَوَلّٰی ، تَوَلِّيًا - منہ موڑنا، رو گردانی کرنا (٧)

اصل میں تَتَوَلَّوْا تھا ایک تاء حذف ہو گئ

وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ - اس حال میں کہ تم لوگ سنتے ہو

سَمِعَ يَسْمَعُ ، سَمْعًا - سننا

وَلَا تَكُوْنُوْا - اور نہ تم ہو

كَالَّذِيْنَ - ان کی مانند جنھوں نے

قَالُوْا سَمِعْنَا - کہا ہم نے سنا

وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ - حالانکہ وہ نہیں سنتے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۚ﴿٢٠﴾

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢١﴾

اے ایمان لانے والو، اللہ اور اُس کے رسُول کی اطاعت کرو اور حکم سُننے کے بعد اس سے سرتابی نہ کرو

اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا کہ ہم نے سُنا حالانکہ وہ نہیں سُنتے

Believers! Obey Allah and His Messenger and do not turn away from him after you hear his command.
And do not be like those who say: 'We hear', though they do not hearken.

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَوَلَّوْا۟ عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ قَالُوا۟ سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾

اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی اہمیت

- ان آیات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی فرماں برداری و اطاعت کا حکم دیا گیا ہے
- یہ خطاب عام ہے، لیکن روئے سخن خاص لوگوں کی طرف - جن کی کمزوری اور منافقت ابتدا سے زیر بحث ہے (وہ کمزور ایمان والے اور منافقین جنہوں نے بدر سے پہلے قریش مکہ سے تعرض نہ کرنے کا مشورہ دیا)
- لوگوں سے خطاب، ایمان کے حوالے سے !
- لوگو! ایمان محض شہادت کے الفاظ کی تکرار نہیں، یہ ایک شعوری فیصلہ ہے، انسان کی (معنوی) حالت کا اظہار ہے۔ اگر آدمی کی حالت فی الواقع وہی ہو جس کا وہ ان الفاظ کے ذریعہ اعلان کر رہا ہے تو وہ خدا کی نظر میں حقیقی مومن ہے
- اگر اس ایمان کے اقرار اور اظہار سے خدا کو حقیقی معبود مانا اور رسولؐ کو اس کا بھیجا ہوا نمائندہ، شارع اور ہادی تو پھر اپنی زندگی کے تمام معاملات میں ان کے فرامین کی پیروی کرنے والے بنو - اور اگر اس خدا کی تعلیمات جو رسولؐ لے کر آیا ہے وہ روح میں نہیں اتریں، ان سے زندگی میں کوئی تغیر رونما نہیں ہوا (اور زبان سے شہادت کے الفاظ ادا ہوتے رہیں)، یہ تو نفاق کی حالت ہے، اس منافقانہ ایمان کی کوئی قیمت نہیں

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝۲۰ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝۲۱

آیت ۲۰ اور ۲۱ کے عنوانات

- اللہ اور اس رسول ﷺ کی اطاعت - اسلامی عقائد اور طرزِ زندگی کا سنگِ بنیاد ہے
- اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمان برداری ایمان کا تقاضا ہے۔
- اہل ایمان کا فریضہ ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں اور آپؐ کی نافرمانی سے پرہیز کریں
- ایک مومن کی عملی زندگی پر ایمان کا اثر نظر آنا چاہیے اور اگر کوئی اثر نہیں ملتا تو محض قول کا کوئی اعتبار نہیں
- مسلمانوں کو تنبیہ کہ ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جو کہتے تھے ہم نے سنا ہے لیکن در حقیقت وہ نہیں سنتے (سننے سے مراد قرآن مجید، رسول اللہ ﷺ کے فرامین، دین کے جملہ احکام سننا اور ان پر یقین رکھنا)
- فرامینِ خدا اور رسول کا سننا اور پھر نہ ماننا، ان پہ عمل نہ کرنا - یہود کی بیماری (وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ.....)
- اہلِ ایمان ہمیشہ، ہر دور اور ہر وقت تنبیہ اور یاد دہانی کے محتاج ہیں۔
- اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین کی حقیقت ایک ہی ہے، رسول ﷺ کی اطاعت در حقیقت اللہ ہی کی اطاعت ہے
- اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی تعبیر عام ہے لیکن یہ سارے احکام و گفتگو جنگ و جہاد سے مربوط ہے

إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ - بیشک بدترین جانور

شَرّ - برائی، برا - شَرَّ اصل میں اَشَرّ تھا (سب سے برا)
کثرت استعمال سے ہمزہ ساقط ہو گیا (خَیْر اور أخْیَرُ کی طرح

دَبَّ - رینگنا، آہستہ چلنا

دَوَابّ ، دَابّةٌ کی جمع (لغت میں پاؤں دھرنے والے، رینگنے والے جانور- عرف عام میں تمام جانور)

اردو میں:

دبابہ - پرانے زمانے میں فوج کے لیے بنائی جانے (اور آہستہ آہستہ چلنے والی) گاڑی، جو دشمن کے تیروں سے بچا کر فوجیوں کو قلعے کے قریب ہونے میں مدد دیتی تھی (بکتر بند گاڑی کی اولین صورت)

دبابہ - پرانے زمانے میں منجنیق کو بھی سست روی سے رینگنے کی بنا پر دبابہ کہا جاتا تھا

دبدبہ - (زمین پر چلنے کے لحاظ سے) سخت زمین پر چلنے سے پیدا ہونے والی آواز کے لیے لفظ دبدبہ مستعمل تھا جو بعد میں گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز کے لیے مخصوص ہو گیا (عرب معاشرے میں گھوڑے کی اہمیت، گھوڑے کے مالک کی امتیازی حیثیت کی وجہ سے شان، عرب اور جلال کا مفہوم اس لفظ میں آ گیا
اردو میں اب لفظ دبدبہ، رعب اور جلال کے معنی میں بولا جاتا ہے (اضافی طور پر رعب و داب کی ترکیب بھی)

عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ - اللہ کے ہاں بہرے گونگے

صُمّ - أَصَمّ کی جمع، معنی بہرہ

الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ - وہ لوگ جو عقل نہیں کرتے

بُكْم - أَبْكَمْ کی جمع، معنی پیدائشی گونگا

إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَلَوْعَلِمَ اللهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾

وَلَوْعَلِمَ اللهُ فِيْهِمْ - اور اگر جانتا اللہ ان میں

خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ - کوئی بھلائی تو وہ ضرور سناتا ان کو

أَسْمَعَ يُسْمَعُ ، إِسْمَاعًا۔ سنانا، سنا دینا (IV)

وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ - اور اگر وہ سناتا ان کو

لَتَوَلَّوْا - تو وہ ضرور رو گردانی کرتے

لَ۔ لامِ تاکید – Emphatic Lam

وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ - اور وہ ہیں (ہی) اعراض کرنے والے

أَعْرَاض۔ رو گردانی، کنارہ کشی کرنا

إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٢٢﴾
وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾

یقیناً خدا کے نزدیک بدترین قسم کے جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے

اگر اللہ کو معلوم ہوتا کہ ان میں کچھ بھی بھلائی ہے تو وہ ضرور انہیں سُننے کی توفیق دیتا (لیکن بھلائی کے بغیر) اگر وہ ان کو سُنواتا تو وہ بے رُخی کے ساتھ منہ پھیر جاتے

Indeed the worst kind of all beasts in the sight of Allah are the people that are deaf and dumb, and do not understand.

And had Allah known in them any good He would surely, have made them hear; but (being as they, are) even if He made them hear, they would have surely turned away in aversion.

إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق

- انسان کو اللہ نے تمام حیوانات سے افضل پیدا فرمایا، اس کی تخلیق احسن تقویم میں ہوئی ہے، اسے صلاحیتوں سے مالا مال کیا۔ اسے حواس خمسہ عطا فرمائے جس سے وہ محسوسات میں راہنمائی لیتا ہے، اسے جوہر عقل عطا فرمایا، جس کے ذریعے سے حواس سے حاصل کردہ معلومات کو عقل کی قوت سے کام لے کر وہ ایجادات واختراعات کرتا ہے اور دنیا میں ایسا تنوع، ایسی رنگا رنگی اور ایسی جدت کو بروئے کار لاتا ہے جس سے انسانی زندگی حیوانیت سے بالکل الگ اور ممتاز ہو جاتی ہے
- یہی وہ عقل ہے جو قوت تمیز بن کر خیر و شر کی شناخت میں انسان کو راہنمائی مہیا کرتی ہے۔ اللہ کے ہاں جزا و سزا کا فیصلہ اللہ کی عطا کردہ اسی قوت پر ہوتا ہے
- جو شخص عقل سے کام نہیں لیتا اس کے لیے ناممکن ہے کہ وہ جہان خیر و شر میں کسی ایسے فیصلے تک پہنچ سکے جو دنیا اور آخرت میں خیر و فلاح کا باعث ہو۔ ہدایت و ضلالت کے حوالے سے پیغمبروں کے اصل مخاطب یہ لوگ ہیں
- اگر انسان اپنے آپ کو اصلی امتیازی وصف (سننے، سمجھنے اور عقل و بصیرت سے کام لینے) سے محروم کر دے تو تو پھر وہ دو ٹانگوں پر چلنے والا جانور ہی ہے اور تمام جانوروں میں بدترین اس لیے کہ باقی جانور ایسا جبلت کے تحت کرتے ہیں لیکن انسان نے ان اعلیٰ اوصاف کو اپنی فطرت کے خلاف دبا دیا ہے، نہ وہ حق سنتا ہے، نہ حق بولتا ہے، نہ حق دیکھتا ہے نہ حق کی طرف آتا ہے۔۔ خدا کے نزدیک یہ بدترین خلائق ہیں (بہرے اور گونگے)

وَلَوۡ عَلِمَ اللّٰهُ فِيۡهِمۡ خَيۡرًا لَّاَسۡمَعَهُمۡ‌ؕ وَلَوۡ اَسۡمَعَهُمۡ لَتَوَلَّوْا وَّهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۝۲۳

ہدایت کے معاملے میں قانونِ الٰہی

- یہ آیتِ کریمہ سابقہ سے متعلق ہے۔ بدترین خلائق، حق سے متعلق اندھے بہرے گونگے انسانوں کی بات ہے ۔ اور ایک غلط فہمی /اعتراض کا جواب دیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ کیا یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے کام لے کر انھیں سننے کی طرف مائل کردے اور جو وہ سنیں ان کے دلوں میں اتار دے؟ اس طرح سے وہ بنیادی رکاوٹ جو ان کی ہدایت کے راستے میں حائل ہے وہ دور ہو جائے؟
- اس ضمن میں اللہ نے اپنی ایک سنت اور قانون کا ذکر فرمایا کہ اس نے ہر انسان کو عقل اور قوت تمیز سے نوازا، اس کی عقل کی رہنمائی کے لیے پیغمبر بھیجے، کتابیں اتاریں جو ان کے سامنے حق اور باطل کو پوری طرح واضح کر دیتے ہیں، حق کا حق ہونا دلائل سے ثابت کر دیا جاتا ہے اور باطل کا باطل ہونا پوری طرح مبرّہن کر دیا جاتا ہے
- چنانچہ اب اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ اسے حق کا ساتھ دے کر اللہ کے نبی پر ایمان لانا ہے یا باطل کا ساتھ دے کر خیر کی قوتوں کی مخالفت کرنی ہے۔ اگر وہ باطل کا ساتھ دینے اور اپنی خواہشات کی پیروی کرنے کا فیصلہ کرتا ہے کہ تو پھر اللہ تعالیٰ اسے ہدایت کی توفیق دینے کی بجائے اس کی محرومی کا فیصلہ کر دیتے ہیں
- اولین مخاطب (منافقین) پر اطلاق۔ جب ان لوگوں کے اندر خود حق قبول کرنے اور حق کے لیے کام کرنے کا جذبہ نہیں ہے تو انھیں اگر تعمیل حکم میں جنگ کے لیے نکل آنے کی توفیق دے بھی دی جاتی تو یہ خطرے کا موقع دیکھتے ہی بھاگ نکلتے اور ان کی معیت تمہارے لیے مفید ثابت ہونے کے بجائے الٹی مضر ثابت ہوتی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو! جو ایمان لائے ہو

اِسْتَجَابَ يَسْتَجِيْبُ ، اِسْتِجابَةً
قبول کرنا، حکم ماننا (X)

اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ - حکم مانو اللہ کا اور ان رسول کا

اِذَا دَعَاكُمْ - جب بھی وہ بلائیں تم کو

(ح ي ي)
أحْيَا يُحْيِي ، إحْياءً - زندہ کرنا، زندگی دینا (IV)

لِمَا يُحْيِيْكُمْ - اس کے لیے جو زندگی دیتی ہے تم کو

اردو میں : حیات، یحیٰی، حیوان، تحیات

وَاعْلَمُوْٓا - اور جان لو

اردو: حال، احوال، حائل، حول، ماحول، حوالی، حویلی

حَالَ يَحُوْلُ ، حَوْلاً حائل ہو جانا

اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ - کہ اللہ حائل ہو جاتا ہے

اردو: حال (کسی چیز کا متغیر ہونا، بدلتے رہنا)، اس سے تحویل - حَول (سال کا وقفہ جس میں موسم اور زمانہ دوبارہ آجاتا ہے)

حول (ارد گرد) کی جمع = حوالی (اردو میں حویلی کا لفظ حوالی کی بگڑی شکل ہے)، حوال پہ ما کا اضافہ = ماحول، جو ارد گرد ہے
حول (رکاوٹ- حائل)، حال/ حالت، انسان کی کیفیت جو مال اور جسم کے اعتبار سے تبدیل ہوتی ہے (موجودہ کیفیت)

بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ - آدمی اور اس کے دل کے درمیان

اَلْمَرْءُ - انسان، آدمی، مرد

مؤنث: اِمرأة

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾

وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ - اور یہ ہے کہ اس کی طرف ہی تم اٹھاؤ جاؤ گے

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً - اور تم بچو ایک ایسی آزمائش سے جو

فِتْنَة - آزمائش

لَّا تُصِيْبَنَّ - نہ ہر گز پہنچے گی

أصابَ يُصيب ، إصابةً - پہنچنا (IV)

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا - (صرف) ان لوگوں کو (ہی) جنھوں نے ظلم کیا

مِنْكُمْ خَآصَّةً - تم میں سے خاص طور پر

خَصَّ يَخَصُّ ، خَصًّا و خُصُوْصًا - مخصوص کرنا

خَاصّة - مخصوص

وَاعْلَمُوْٓا - اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ - کہ اللہ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ - پکڑ کا سخت ہے

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اسْتَجِيبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ
بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾

اے ایمان لانے والو، اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جبکہ رسول تمہیں اس چیز کی طرف بُلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے، اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور اسی کی طرف تم سمیٹے جاؤ گے

اور بچو اُس فتنے سے جس کی شامت مخصوص طور پر صرف اُنہی لوگوں تک محدود نہ رہے گی جنہوں نے تم میں سے گناہ کیا ہو اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے

Believers! Respond to Allah, and respond to the Messenger when he calls you to that which gives you life. Know well that Allah stands between a man and his heart, and it is to Him that all of you shall be mustered.

And guard against the mischief that will not only bring punishment to the wrong-doers among you. Know well that Allah is severe in punishment.

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

آیت کریمہ میں تین حقائق کا انکشاف

1. انسان اپنے علوم و فنون کو اپنے لیے فراوانی کے حصول، زیادہ سے زیادہ اسباب جمع کرنے، وسائل رزق پر قبضہ کرنے، دل و دماغ کی آرزوؤں اور امنگوں کی ہوس بجھانے، پیٹ کی ضرورتیں، نفس کے تقاضے، حیوانی اور سفلی جذبات کے حصول، شکم پروری اور شکم پرستی کے اسباب مہیا کرنے کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ پیغمبروں کی دعوت اس کے برعکس دل کی بیداری ہے، اس حقیقت کو جان لینا کہ مالک نے تجھے کیا مقصد دے کر اس دنیا میں بھیجا؟ دنیا کو دارالعمل بنایا، یہ زندگی مہلتِ عمل کے لیے بخشی، عمل کے اصول و ضوابط، اچھے برے کے معیارات اپنے رسول بھیج کر اور کتابیں اتار کر تمہیں آگاہ کیا اور یہ بھی کہ جو ان ضابطوں کے مطابق زندگی گزارے گا اسے کیا ملے گا اور جو ان حقیقتوں سے اندھا بن کر رہے اس کا معاملہ کیا ہوگا؟

2. رسول کی دعوت حقیقی زندگی کی دعوت ہے (اس کی دعوت ہر شعبۂ زندگی میں مکمل رہنمائی ہے، پورے دین کی دعوت ہے)، اس دعوت کو قبول کرنے سے انکار پر وہ زندگی وجود میں آتی ہے جو یا تو دوسروں کی تجویز کردہ ہے یا پھر اپنے خواہشاتِ نفس پر لبیک کہنے کی زندگی ہے بالکل حیوانی سطح پر۔ اس صورت میں اللہ کا قانون حرکت میں آتا ہے اور وہ ایسے اَنسانوں سے قبولیت حق کی استعداد چھین لیتا ہے۔ (اسی کو دلوں پر مہر اور "رین" کہا گیا ہے)۔ اس کو کہا گیا کہ یہ طرزِ عمل اختیار کرنے والوں اور ان کے دلوں کے درمیان اللہ ایک آڑ بن جاتا ہے

3. آج اگر اس دنیا کی رنگینیوں میں ڈوب کر اس پیغام سے تم نے اعراض کیا تو خوب جان لو بہت جلد یہ مہلتِ عمل اور اس کے مرغوبات ختم ہونے والے ہیں پھر بالآخر تمہیں اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے اور اسکا حساب دینا ہے

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾

اجتماعی فتنے کا وبال

- مسلمان ایک امت ہیں ان کی انفرادی زندگی، اجتماعی زندگی سے الگ کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ ان کا ایک ایک فرد ربط ملت سے قائم ہے افراد کے سیرت و کردار کی بھی ایک اہمیت ہے کیونکہ انہی سے مل کر امت تشکیل پاتی ہے لیکن اگر ربط ملت میں کمی رہ جائے اور پوری امت کے مفادات کو سامنے نہ رکھا جائے اور پوری امت کی یکساں فکر نہ کی جائے تو افراد بھی دیر تک اپنی ایمانی صحت کو برقرار نہیں رکھ سکتے
- اخلاقی اور روحانی نجاستیں اگر انفرادی طور پر بعض افراد میں موجود رہیں اور صالح سوسائٹی کے رعب اور اثرات سے دبی رہیں تو ان کے نقصانات محدود ہوتے ہیں۔ لیکن جب سوسائیٹی کا اجتماعی ضمیر کمزور ہو جاتا ہے، جب اخلاقی برائیاں قوت سے ابھر کر سامنے آجائیں، جب بے حیا اور بد اخلاق لوگ اپنے نفس کی گندگیوں کو اعلانیہ اچھالنے اور پھیلانے لگیں، جب اچھے لوگ اپنی انفرادی اچھائیوں پر مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں، تو مجموعی طور پر پوری سوسائٹی کی شامت آجاتی ہے اور وہ فتنہ عام برپا ہوتا ہے جس میں گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے۔
- اکثر اہل علم نے اس فتنہ سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دینا مراد لیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے مختلف مواقع پر اس کی تاکید فرمائی اور اس بات کو ایک کشتی میں بہت سے سفر کرنے والے افراد کی مثال سے سمجھایا
- رسول اللہ ﷺ جس اصلاح و ہدایت کے کام میں ہاتھ بٹانے کے لیے بلا رہے ہیں اس میں شخصی و اجتماعی دونوں حیثیتوں سے تمہارے لیے زندگی ہے۔ اگر اس میں سچے دل سے مخلصانہ حصہ نہ لوگے اور ان برائیوں کو جو سوسائٹی میں پھیلی ہوئی ہیں برداشت کرتے رہوگے تو ایک ایسا فتنہ اٹھے گا جس کی لپیٹ میں آئے بغیر کوئی نہ بچے گا۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ - اور یاد کرو جب تم قلیل تھے

قَلِيل کو مفرد لایا جانا ... قلّت پہ تاکید

مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ - کمزور سمجھے جاتے تھے زمین میں

اِستَضعَفَ يَسْتَضْعِفُ ، اِسْتِضْعَافًا

کمزور سمجھنا (X)

مُسْتَضْعَف - کمزور

تَخَافُوْنَ اَنْ - تم ڈرتے تھے کہ اچک لیں گے تم کو

يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ - اچک لیں گے تم کو لوگ

(خ ط ف) تَخَطَّفَ يَتَخَطَّفُ ، تَخَطُّفًا - اچک لینا (V)

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ کیا یہ دیکھتے نہیں ہیں کہ

ہم نے ایک پرامن حرم بنا دیا ہے حالانکہ اِن کے گرد و پیش لوگ اُچک لیے جاتے ہیں؟

نابودی / غلبے کا کنایہ

فَاٰوٰىكُمْ - تو اس نے ٹھکانا دیا تم کو

أَوَى يَأْوِي ، إِيوَاءً - پناہ دینا

مأوىٰ - پناہ گاہ، ٹھکانہ

وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ - اور اس نے تائید کی تمہاری اپنی مدد سے

أَيَّدَ يُؤَيِّدُ ، تأْيِيْدًا - تائید کرنا (II)

وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ - اور رزق دیا تم کو پاکیزہ (چیزوں) میں سے

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ - شاید کہ تم لوگ شکر ادا کرو

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ
وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾

یاد کرو وہ وقت جبکہ تم تھوڑے تھے، زمین میں تم کو بے زور سمجھا جاتا تھا، تم ڈرتے رہتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں مٹا نہ دیں پھر اللہ نے تم کو جائے پناہ مہیا کر دی، اپنی مدد سے تمہارے ہاتھ مضبُوط کیے اور تمہیں اچھا رزق پہنچایا، شاید کہ تم شکر گزار بنو

And recall when you were few in numbers and deemed weak in the land, fearful lest people do away with you. Then He provided you refuge, strengthened you with His help, and provided you sustenance with good things that you may be grateful.

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

مسلمانوں کی ایک اجتماعیت پر اللہ تعالیٰ کے خصوصی احسانات کا تذکرہ

- یہ خاص طور پر ابتدائے اسلام میں مسلمانوں پر اللہ کے انعامات کا تذکرہ ہے لیکن اس کی تعبیر عام ہے
- مسلمانِ مدینہ کی جانب ہجرت کرنے سے پہلے، افرادی قلّت اور عسکری قوت کی کمی کی وجہ سے ناتوان حالت میں دشمنوں کے تسلط میں تھے۔ مصائب سے دوچار تھے اور ہر وقت تم پر خوف وہراس کی فضا چھائی رہتی تھی
- پھر اللہ نے تمہیں دشمنوں میں نکال کر ایک جائے پناہ (زمین کا ٹکڑا) دیا (کہ جو اسلام کا نظامِ حیات اللہ نے تمہیں عطا کیا ہے، کرو اس کا تجربہ اس سرزمین پر)، اس نے تمہیں سہارا دیا، اپنے پاؤں پہ کھڑا ہونے کے لیے، ایک طاقتور دشمن کے مقابل تمہاری مدد فرمائی، تمہارے لیے پاکیزہ معاش ومعیشت کی راہیں کھولیں
- تاکہ تم اس رب کے شکرگذار بنو ۔۔ کیا محض شکر کا کلمہ/الفاظ زبان سے ادا کرکے اس شکر کا حق ادا ہو جاتا ہے؟
- اس شکر کے مفہوم میں یہ چیز شامل ہے کہ اس خدا کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو جس نے یہ احسانات تم پر کیے ہیں، رسول کے مشن میں اخلاص وجاں نثاری کے ساتھ کام کرو، گویا اس کے مشن کو اپنی زندگی کا مشن بناؤ ۔ محض اعترافی نوعیت کا شکر مطلوب نہیں بلکہ عملی نوعیت کی بھی مطلوب ہے۔
- اس آیت کریمہ کا اطلاق وانطباق مسلمانانِ پاکستان پر... ہو بہو، تقسیم سے پہلے اقلیت میں، قلّتِ تعداد کی وجہ سے اکثریت کے غلبے کا حقیقی خطرہ۔ اللہ نے الگ زمین کا ٹکڑا عطا کیا، سہارا دیا، وسائل اور وسیع رزق دیا.......

فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾

- In 1947, Pakistan inherited only 34 industrial units out of the 921
- In 1947, economic growth rate < 1%

1950 ➡ 3.1%

1960 ➡ 8.5%

- In 1947, Per capita income ~ $ 70

1960 ➡ $ 860 (cf. $ 302 PCI of India then)

- In 1948, GDP 3 Billion dollar

1960 ➡ 90 Billions

- Currency in 1947 ➡ 1$ = 3.3 Rs
- 1960 ➡ 1$ = 2.8 Rs = 1 British pound sterling
- Dams constructed – Then largest dame (Terbela) and Mangla
- One of the most effective and best irrigation system came in to being
- By 1960, leading producer of wheat, rice, cotton, dates, milk , maize….

مسلمانوں کی ایک
اجتماعیت پر اللہ تعالیٰ
کے خصوصی
احسانات کا تذکرہ

يَآَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

يَآَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو

لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ - نہ خیانت کرو اللہ اور اس کے رسول سے

وَ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ - اور نہ خیانت کرو اپنی (آپس کی) امانتوں میں

وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ - اس حال میں کہ تم جانتے ہو

وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ - اور تم لوگ جان لو کہ کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ - تمہارے مال اور تمہاری اولاد

فِتْنَةٌ - ایک آزمائش ہیں

وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ - اور یہ کہ اللہ، اس کے پاس ہے

اَجْرٌ عَظِيْمٌ - اجر عظیم ہے

خَانَ يَخُوْنُ ، خِيَانَةً
خیانت کرنا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾
وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ ع

اے ایمان لانے والو، جانتے بُوجھتے اللہ اور اس کے رسُولؐ کے ساتھ خیانت نہ کرو،
اپنی امانتوں میں غداری کے مرتکب نہ ہو
اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد حقیقت میں سامانِ آزمائش ہیں اور
اللہ کے پاس اجر دینے کے لیے بہت کچھ ہے

Believers! Do not be unfaithful to Allah and the Messenger, nor be knowingly unfaithful to your trusts.
Know well that your belongings and your children are but a trial, and that with Allah there is a mighty reward.

محمد اقبال

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿27﴾ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿28﴾

اللہ کی امانت میں خیانت بہت بڑی خیانت ہے

- یہ آیت ٹھیک آیت 24 کے مقابل میں ہے۔ اس میں جس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے اس کے ضد سے اس میں روکا گیا ہے اور لعلکم تشکرون میں جس شکر گزاری کا حق یاد دلایا گیا ہے۔ اس کے منافی رویہ سے اس میں باز رہنے کی تاکید ہے (ایک بات ایک جگہ ایجابی طور پر اور دوسری جگہ سلبی طور پر بیان ہوئی ہے)
- شکر کی اصلی حقیقت خداللہ کا حق پہچاننا، اس کا اعتراف کرنا اور خلوص کے ساتھ اس کو ادا کرنا ہے۔ اس کا بدیہی تقاضا یہ ہے کہ آدمی اللہ ورسول سے سمعنا واطعنا کا اقرار کرکے بے وفائی اور غداری نہ کرے بلکہ ہر حال میں اس عہد کو پورا کرے۔ ہر عہد ایک امانت ہوتا ہے اس وجہ سے اس کی خلاف ورزی خفیہ ہو یا علانیہ، خیانت ہے۔
- اس خیانت کا التزام صرف اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ نہیں بلکہ اس کا اطلاق بہت وسیع کردیا گیا ہے
- تمام حقوق اور ذمہ داریاں خواہ وہ کسی عہد و اقرار کے تحت عائد ہوئی ہوں یا حق اور ذمہ داری کے معروف فطری قانون کے تحت سمجھی اور مانی جاتی ہوں یا وہ صلاحیتیں اور نعمتیں ہوں جو انسان کو ودیعت ہوئی سب اس لفظ کے مفہوم میں داخل ہیں فرمایا کہ جانتے بوجھتے ان امانتوں میں کوئی خیانت نہ کرو۔

اضافی مواد

Reference Material

امر بالمعروف ونہی عن المنکر چھوڑ دینے کے نتائج

امر بالمعروف ونہی عن المنکر امت کے ذمے ایک فریضہ

- كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ۔ تم سب امتوں میں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لیے بھیجی گئی ہیں اچھے کاموں کا حکم کرتے رہو اور برے کاموں سے روکتے رہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو- (3/110)
- اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ (الحج: ۴۱) یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز کا نظام قائم کریں گے، زکوۃ ادا کریں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور بدی سے روکیں گے
- وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ -اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق اور مددگار ہوتے ہیں، نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں
- لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ، كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۔بنی اسرائیل میں سے جنھوں نے کفر کیا ان پر داؤد اور عیسی ابن مریم کی زبان سے لعنت ہوئی۔ یہ اس وجہ سے کہ انھوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے آگے بڑھ جایا کرتے تھے جو برائی وہ کرتے اس سے ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے۔ نہایت ہی بری بات تھی جو یہ کرتے تھے ۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر چھوڑ دینے کے نتائج

امر بالمعروف و نہی عن المنکر امت کے ذمے ایک فریضہ

- وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ – 3/104

تم میں سے کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکتے رہیں اور جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے۔

- حضرت عبدالرحمٰن خضرمی روایت کرتے ہیں أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ : إِنَّ مِنْ أُمَّتِي قَوْمًا يُعْطَوْنَ مِثْلَ أُجُوْرِ أَوَّلِهِمْ فَيُنْكِرُوْنَ الْمُنْكَرَ۔ مجھے اس نے خبر دی جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا : بے شک میری اُمت میں ایک قوم ایسی ہے جس کو پہلے لوگوں کے اجور (ثواب) کی طرح کا اجر دیا جائے گا۔ وہ برائی سے منع کرنے والے ہوں گے۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

- حضرت حارث الاشعریؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اٰمُرُكُم بِخَمْسٍ : بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ۔ (اَللهُ اَمَرَنِيْ بِهِنَّ) میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں (جن کا حکم مجھے اللہ نے دیا ہے): التزامِ جماعت کا سمع وطاعت کا، اور اللہ کی راہ میں ہجرت و جہاد کا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

امر بالمعروف و نہی عن المنکر چھوڑ دینے کے نتائج

یہ فرضِ منصبی ادا کرنے اور نہ کرنے کے نتائج و عواقب

← بنی اسرائیل پر فردِ جرم میں یہ چیز بھی شامل اور ان پر لعنت کا باعث - كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۔ وہ برے کاموں سے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے بلاشبہ وہ برا کرتے تھے

- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمْ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ – سنن أبي داود, مسند أحمد, السُّنَنُ الْكُبْرَى لِلْبَيْهقِيِّ, طَّبَرَانِيّ جب تم بیع عینہ (سودی کاروبار) شروع کردو گے اور بیلوں کی دموں کو پکڑ لو گے اور کھیتی باڑی پر خوش ہو جاؤ گے اور جہاد کو چھوڑ دو گے تو اللہ تم پر ذلت مسلط کر دے گا یہاں تک کہ تم اپنے دین کی طرف لوٹ آؤ

- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنْ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ (2095) والْبَيْهَقِيُّ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم لازمی طور پر نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب بھیج دے پھر تم اللہ سے دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ کی جائے

امر بالمعروف و نہی عن المنکر چھوڑ دینے کے نتائج

یہ فرضِ منصبی ادا کرنے اور نہ کرنے کے نتائج و عواقب

- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: **مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ** (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه)

تم میں سے جو کوئی کسی برائی کو دیکھے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اسے اپنے زورِ بازو سے بدل دے. اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے (اسے برا کہے اور اسے بدلنے کی کوشش کرے) اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل سے (اسے برا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ:

« مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيفَةٌ إِلاَّ لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ »

جب بھی کوئی شخص (خلیفہ) حاکم ہوتا ہے تو اس کے صلاح کار اور مشیر دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو اسے نیکی اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور اس پر ابھارتے رہتے ہیں اور دوسرے وہ جو اسے برائی کا حکم دیتے ہیں اور اس پر اسے ابھارتے رہتے ہیں اور معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔ (البخاری)

امر بالمعروف و نہی عن المنکر چھوڑ دینے کے نتائج

یہ فرضِ منصبی ادا کرنے اور نہ کرنے کے نتائج و عواقب

○ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، قَبْلَ أَنْ تَدْعُوْا فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو قبل اس کے کہ (ایسا وقت آجائے جب) تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو (مگر) تمہاری دعا کو قبول نہ کیا جائے

○ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم :

«لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُسَلِّطَنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَكُمْ. ثُمَّ يَدْعُوْ خِيَارُكُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ. »

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں ضرور نیکی کا حکم دینا چاہیے اور برائی سے منع کرنا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں سے برے لوگوں کو تم پر مسلط کر دے گا۔ پھر تم میں سے جو اچھے لوگ ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے (مدد کی) دعا کریں گے لیکن ان کی دعا تمہارے حق میں قبول نہیں ہوگی۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ)

امر بالعمروف و نہی عن المنکر چھوڑ دینے کے نتائج

یہ فرضِ منصبی ادا کرنے اور نہ کرنے کے نتائج و عواقب

- عَنْ جَرِيْرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِي قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُوْنَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوْا إِلاَّ أَصَابَهُمُ اللهُ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمُوْتُوا.

- حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بھی ایسی قوم میں رہتا ہو جس میں برے کام کئے جاتے ہوں اور لوگ ان کو روکنے کی قدرت رکھنے کے باوجود نہ روکتے ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں ان کی موت سے قبل عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ)

- عَنْ عَدِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْهُ. فَإِذَا فَعَلُوْا ذَالِکَ عَذَّبَ اللهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ.

حضرت عدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ عوام کو خاص لوگوں کے برے اعمال کے سبب سے عذاب نہیں دیتا جب تک کہ وہ (عوام) اپنے درمیان برائی کو کھلے عام پائیں اور اُس کو روکنے پر قادر ہونے کے باوجود نہ روکیں۔ لہٰذا جب وہ ایسا کرنے لگیں تو اللہ تعالیٰ خاص و عام سب لوگوں کو (بلا امتیاز) عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَالِکٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ)

امر بالمعروف و نہی عن المنکر چھوڑ دینے کے نتائج

یہ فرضِ منصبی ادا کرنے اور نہ کرنے کے نتائج و عواقب

- عَنْ هُشَيْمٍ رضي الله عنه : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوْا ثُمَّ لاَ يُغَيِّرُوا إِلاَّ يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ..

حضرت ہُشَیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس قوم میں برے کاموں کا اِرتکاب کیا جائے (اور اس کے ذمہ دار لوگ) اِن برے کاموں کو روکنے پر قدرت رکھنے کے باوجود بھی نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے کسی عذاب میں مبتلا کر دے۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَ ابْنُ حَبَّانَ)

- عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ منْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللهِ.

اُم المومنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر کلام اس کے لئے فائدہ مند ہونے کی بجائے نقصان دہ ہوگا سوائے نیکی کا حکم دینے، برائی سے منع کرنے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه)